افراد بے گھر ہوئے ہیں۔ پناہ گزینوں کی حالت زار بشمول 2800000 بچوں کے انتہائی خطرناک ہے۔

اس اندوہناک انسانی المیے پر نام نہاد حقوقِ انسانی کی تنظیمیں، این جی اوز اور امن و مساوات کے دعویدار ممالک سب مجرمانہ خاموشی اور چشم پوشی کے ذریعے ظالموں کی حوصلہ افزائی اور مظلوموں کے زخموں پر نمک پاشی کر رہے ہیں۔ مظلوم کی حمایت اور ظالم کی مخالفت کے دعویدار بعض نام نہاد اسلامی ملک بھی مجرمانہ خاموشی اختیار کیے بیٹھے ہیں۔

اس اندوہناک انسانی المیے میں مخلص اور انصاف پسند اہل اسلام کو شامی مسلمانوں کی حمایت میں ہر ممکن آواز اٹھانا، ان کی مالی امداد کرنا اور ان کے حق میں رب العزت کی بارگاہ میں خصوصی دعائیں کرنا چاہیے۔

مسلم حکمرانوں کو چاہیے کہ امریکی منافقت اور مغربی سازشوں کا شکار بننے کے بجائے روس کے ساتھ اقتصادی معاملات اور تجارت کا سلسلہ ملتوی کر دیں۔ دنیا بھر کو یہ پیغام ملنا ضروری ہے کہ روس اور اس کے حامیوں کی ملکِ شام میں دخل اندازی امت اسلامیہ کو ہرگز قابل قبول نہیں۔

حکومت پاکستان کو بھی اسلامی اخوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے شامی عوام کے ساتھ عملاً بھرپور ہمدردی کرنا چاہیے۔ اور ساتھ ہی اس امر پر بھی کڑی نظر رکھنے کی اشد ضرورت ہے کہ وطن عزیز میں بھی بیرونی عناصر کے ایجنٹ شام کی سی صورت حال پیدا کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اس سلسلے میں داعش کے حامی نادان نوجوانوں اور دیگر انتہاپسند جماعتوں کی بھی خاص نگرانی کرنا ضروری ہے، مبادا یہ فتنہ پاکستان کو بھی شام جیسی سنگین صورت حال سے دوچار کر دے!

[O][O][O][O][O][O][O][O][O][O][O][O]

درس حدیث شریف

شام مرکزِ اہل اسلام

ابو محمد عبدالوہاب خان

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ نُفَيْلٍ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

إِنِّي أَسَمْتُ الْخَيْلَ، وَأَلْقَيْتُ السِّلَاحَ، وَوَضَعَتِ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا، قُلْتُ: لَا قِتَالَ.

فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّمَ:

"الْآنَ جَاءَ الْقِتَالُ، لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ، يَزِيغُ اللهُ قُلُوبَ أَقْوَامٍ فَيُقَاتِلُونَهُمْ، وَيَرْزُقُهُمُ اللهُ مِنْهُمْ، حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ، أَلَا إِنَّ عُقْرَ دَارِ الْمُؤْمِنِينَ الشَّامُ، وَالْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ"

تخریج: "مسند" احمد ١٦٩٦٥، الطبراني في "الكبير" ٦٣٥٨، "التاريخ" للبخاري ٤/٧٠-٧١، "شرح معاني الآثار" ٣/٢٧٥، "شرح مشكل الآثار" ٢٢٨، "سنن النسائي الكبرى" ٤٤٩١، "أبوعوانة" ٥/١٦

حکم الحدیث: شیخ ارنوط کہتے ہیں: إسناده حسن، إسماعيلُ بن عياش صدوق في روايته عن أهل بلده وهذه منها، وباقي رجال الإسناد ثقات. شیخ البانی کہتے ہیں: صحيح على شرط مسلم. (صحيح الجامع الصغير ٤١٤، سلسلة الاحاديث الصحيحة ١٩٣٥)

ترجمہ: "سلمہ بن نفیل کا بیان ہے کہ میں نے اللہ کے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا:

"اب لڑائیوں کا سلسلہ ختم سمجھ کر میں نے گھوڑے چراگاہ کے حوالہ کر دیے ہیں، اور اسلحہ چھوڑ دیا ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ابھی مزید جنگیں برپا ہوں گی۔ اور میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ لوگوں پر غالب رہے گا، اور اللہ تعالیٰ مختلف قوموں کے دلوں کو پھیر دے گا، وہ ان سے لڑیں گے اور اللہ انہیں ان سے رزق عطا فرمائے گا۔ اور یہ جہادی گروہ اللہ تعالیٰ کا حکم آنے تک اپنی جدوجہد پر قائم رہیں گے۔

اور یقیناً گھوڑوں کی پیشانیوں پر تو روزِ قیامت تک کے لیے بھلائی باندھی گئی ہے۔"

تشریح: أَسَمْتُ: میں نے چرایا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: **هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَكُمْ مِنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ** (النحل ۱۰) "وہی ذات ہے جس نے آسمان سے تمہارے لیے پانی اتارا، جو پینے کے کام آتا ہے اور اسی سے بیل بوٹے اگتے ہیں جن میں تم (اپنے جانور) چراتے ہو۔"

السَّوَامُ: جنگلوں اور صحراؤں میں چرنے والے جانور، السَّائِمُ: اپنی مرضی سے جانے والا۔ اصمعی نے کہا:

السَّوامُ وَالسَّائِمَةُ: وہ اونٹ ہے جسے چرنے کے لیے چھوڑ دیا جائے اور گھریلو چارہ نہ کھلایا جائے۔ (لسان العرب)

القيت السلاح: "میں نے اسلحہ پھینک دیا۔" یعنی عظیم فتوحات کے بعد آئندہ کے لیے جہاد کا سلسلہ ختم سمجھ کر نئے اسلحے کی خریداری، پرانے کی دیکھ بھال اور نشانہ بازی کا مشغلہ چھوڑ دیا۔

وضعتِ الحربُ اوزارَها: "جنگ کی بساط لپیٹی گئی۔" یعنی آئندہ جنگ نہیں ہوگی۔ یہ معنی اس آیت سے واضح ہوتا ہے: **فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّى إِذَا أَثْخَنْتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا** (محمد ۴)

عَقْر دارِ المؤمنينَ: عقر گھر کا درمیانی حصہ، محلہ، قوم۔ عُقْرٌ: گھر کا درمیانی حصہ، گھر کی عمدہ جگہ، قوم کی رہائش گاہ۔ عقر الدار: "اصل رہائش گاہ، جائے پناہ، اصل جائیداد۔" جیسے ایک حدیث میں ہے: "من باع عقرَ دار مِن غير ضرورة سلطَ اللهُ على ثمنِها تالفا يتلفه." (ضعيف الجامع الصغير ۵۵۰۰)

مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الخَيْرُ: "گھوڑوں کی پیشانیوں سے مستقل خیر مربوط ہے۔" اس "خیر" کی وضاحت میں ثابت ہے: عن عُرْوَة البَارِقِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الخَيْرُ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ: الأَجْرُ وَالمَغْنَمُ" (البخاری ۲۸۵۲، مسلم ۹۸(۱۸۷۳)

جہاد میں گھوڑوں کی افادیت مسلمہ حقیقت ہے۔ دورِ نبوت میں گھوڑوں کی قلت کی بنا پر مالِ غنیمت میں ایک گھوڑے کو دو مجاہدین کے برابر حصہ دیا جاتا تھا۔ اس طرح اللہ کے نبی ﷺ نے جہاد کے مقدس مشن کے لیے گھوڑے پالنے کی خوب حوصلہ افزائی فرمائی۔ موجودہ ٹیکنالوجی کے دور میں قسم قسم کی گاڑیوں کی وجہ سے اس کے استعمال میں کمی تو آئی ہو گی، لیکن پہاڑی اور دشوار گزار مقامات پر گھوڑوں کا استعمال آج بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ جہاد افغانستان میں بھی گھوڑے خوب استعمال ہوئے۔ یقیناً فرمانِ نبوی کے مطابق جہاد میں اس کا استعمال کبھی ختم نہیں ہوگا۔

دعوت و تبلیغ، تزکیہ نفس، تعلیم و تربیت اور جہاد فی سبیل اللہ کی برکات و ثمرات سے پے در پے فتوحات اور جزیرۃ العرب کی آبادی کے فوج در فوج دین اسلام میں داخل ہونے کے بعد اسلامی ریاست انتہائی مضبوط و مستحکم ہو گئی۔ اور فتنہ خیز سرزمین عرب امن و سکون کا گہوارہ بن گیا۔

انصاری اصحاب کرام آپس میں مشورہ کرنے لگے کہ کافی عرصہ اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے جان و مال اور وقت کی قربانی دیتے ہوئے ہماری زراعت اور دیگر اقتصادی شعبے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو خوب قوت و شوکت سے نوازا ہے۔ لھذا مزید جنگیں برپا کرنے کی کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ اب دین اسلام کو چہار دانگ عالم میں پھیلانے کا باقی سارا کام فقط "تزکیہ نفوس" اور "دعوت و تبلیغ" کے ذریعے پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔

زیر درس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ سلمہ بن نفیل نے تو عملاً اسی جانب قدم بڑھایا بھی تھا۔ بہر حال اللہ رب العزت نے اپنے پیارے بندوں کو ایک عظیم حقیقت سے آگاہ کر دیا: **وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ** (البقرة۱۹۳) **وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ** (الانفال۳۹) یعنی "جہاد فی سبیل اللہ" ایسا عارضی حکم نہیں ہے، جو بعض اہم اہداف کے پورا ہونے پر ملتوی کر دیا جائے۔ بلکہ روئے زمین سے فتنہ ہائے کفر و شرک کے مکمل خاتمے تک یہ مقدس مشن جاری رہنا چاہیے، اور یہ نصب العین قیامت تک زیر تکمیل رہے گا۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر عظیم مجاہد حضرت ابو ایوب خالد بن زید انصاری نے قسطنطنیہ کی جہادی کارروائی کے دوران بیان کی، جب ایک مجاہد کے دشمن کے جم غفیر میں گھس جانے پر بعض لوگوں نے **وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ** کی مخالفت قرار دے کر افسوس کیا۔ فرمایا: "إِنَّمَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ لَمَّا نَصَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ، وَأَظْهَرَ الْإِسْلَامَ قُلْنَا: هَلُمَّ نُقِيمُ فِي أَمْوَالِنَا وَنُصْلِحُهَا"، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {**وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ**} [البقرة: ۱۹۵] فَالْإِلْقَاءُ بِالْأَيْدِي إِلَى التَّهْلُكَةِ أَنْ نُقِيمَ فِي أَمْوَالِنَا وَنُصْلِحَهَا وَنَدَعَ الْجِهَادَ"

ابو عمران راوی کہتا ہے کہ حضرت ابو ایوب لگاتار جہادی مہمات میں بہادری کے جوہر دکھاتے رہے، حتی کہ شہادت سے ہمکنار ہو کر قسطنطنیہ (استنبول) میں دفن ہو گئے۔ »(ابوداود ۲۵۱۲، الترمذي ۷۲:٤-۷۳ وقال: "حسن غريب صحيح". الحاكم ۲:۲۷۵، وقال: "صحيح على شرط الشيخين" ووافقه الذهبي)

حضرت ابوایوب انصاری ۵۲ھ میں یزید کی قیادت میں قسطنطینیہ کی جنگ کے لیے جاتے ہوئے فوت ہوئے۔ اس مجاہد صحابی کا شوقِ جہاد کس قدر عظیم تھا کہ وفات کے وقت وصیت کی: "میرے جنازے کو ساتھ لے جائیں اور دشمن کے علاقے میں جتنی دور تک آپ کی رسائی ہو وہیں دفن کر دیں۔" پس انہیں قسطنطینیہ کی فصیل کے ساتھ ہی دفن کیا گیا۔ اہل علم کے بقول ان کی قبر معروف ہے۔(طبقات ابن سعد ۳/۲/۴۹-۵۰، تاریخ الطبري ۶: ۱۲۸، ۱۳۰،تاریخ ابن کثیر ۸: ۳۰-۳۱،تاریخ الإسلام للذهبي ۲: ۲۳۱، ۳۲۷-۳۲۸)

جہاد کے لیے پالے ہوئے گھوڑوں کو گھر میں چارہ وچوکر کھلانے کے بجائے دیگر جانوروں کی طرح صحراؤں میں چرنے کے لیے چھوڑ دینے کا متوقع نتیجہ یہ تھا کہ گھوڑوں کو مطلوبہ خاص غذائیں نہ ملنے سے ان کی نشو ونما میں نقص واقع ہوتا۔ اور فوری ضرورت پر دستیاب نہ ہونے کا بھی اندیشہ ہوتا۔ اسی طرح نشانہ بازی، گھڑ دوڑ جیسے جہادی مشقوں سے اکتا کر اسلحہ کا اہتمام ترک کرنے کی صورت میں مستقبل کے متوقع خطروں سے نبٹ لینا مشکل ہونا یقینی تھا۔

البتہ اصحاب کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اس حقیقت کو طاقِ نسیان میں دبانے والے ہرگز نہ تھے کہ ہم اللہ تعالی کے بندے اور حبیب رب العالمین ﷺ کے امتی ہیں۔ چنانچہ اس صحابی نے اللہ کے رسول ﷺ سے اپنے اس طرزِ عمل کی توثیق طلب کی۔ نبی کریم ﷺ نے "جہاد فی سبیل اللہ" کا سلسلہ جاری وساری رہنے کی تاکیدی خبر دی۔ گھوڑے اہتمام سے پال پوس اور سدھا کر تیار رکھنے، اسلحہ کی فراہمی اور نشانہ بازی کی مشق جاری رکھنے کی تلقین فرمائی۔

اس عظیم پیش گوئی میں یہ رمز مخفی ہے کہ موجودہ پر امن اور سعادت مند حالت کے لیے دوام نہیں ہے، بلکہ مختلف زمانوں میں اچھے برے واقعات جنم لیتے رہیں گے۔ کیسے نظر نہیں آرہا ہے کہ آج جہاد اور دہشت گردی میں فرق پہچاننے سے غفلت کے نتیجے میں دشمنانِ دین' اہل ایمان کو کہیں بھی چین سے رہنے نہیں دے رہے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے فرمانِ مبارک سے معلوم ہوتا ہے کہ سال بسال بگڑتے ہوئے حالات اور آئندہ آنے والے خطرناک فتنوں کے ایک سنگین مرحلے پر یہ نوبت بھی آئے گی کہ اہلِ شرک وکفر ہر طرف سے اہل ایمان پر ٹوٹ پڑیں گے۔ اُس وقت عقیدہ توحید وسنت پر قائم رہنے والوں کو دنیا کے اکثر وبیشتر علاقوں میں چین اور پناہ نصیب نہیں ہو گا۔ دنیا بھر میں (حرمین شریفین کے بعد) بلادِ شام ہی اہل ایمان کے لیے امن وسکون کا گہوارہ اور مظلومین ومقہورین کے لیے محفوظ پناہ گاہ ثابت ہو گا۔

اس فرمان میں اشارہ ہے کہ جہاد کو جاری رکھنا اللہ پاک کا حکم اور دنیا کے زمینی حقائق کا لازمی تقاضا بھی ہے۔

اسلام دین فطرت اور امن و سلامتی کا علمبردار ہونے کے ناتے ہمیشہ اور ہر جگہ امن و سلامتی کا دور دورہ چاہتا ہے۔ اور ہمارے رب تعالیٰ نے بعض مقامات واوقات کو خاص فضیلت عطا فرما رکھی ہے، جن میں امن و سلامتی کا تحفظ زیادہ ضروری ہے۔ ان مقامات میں حرمین شریفین کے بعد دیارِ شام کی اہمیت اور فضیلت نمایاں ہے۔ جہاں نبی کریم ﷺ کی پیش گوئیوں کے مطابق فتنہ و شورش برپا ہے۔

یہ بات نہایت قابل ذکر ہے کہ "بلادِ شام" سے مراد لبنان، فلسطین، اردن اور شام پر مشتمل سارا علاقہ ہے، جس کا مرکز "بیت المقدس" ہے۔ عالمی قوتوں میں سے بعض کے اعلانیہ ظلم و ستم اور بعض کی منافقانہ پالیسیوں کا شکار ملک شام بھی عظیم "بلادِ شام" کا ایک اہم حصہ ہے۔

اقوام عالم پر حقوقِ انسانی کے ناتے اور اہل اسلام پر رب العزت کے فرامین کے مطابق ساری دنیا کو عدل وانصاف اور امن و مروت کا گہوارہ بنانا ضروری ہے۔ اہل اسلام کے لیے شعائر الٰہی کی تعظیم کے حوالے سے اہم ترین مقدسات یعنی حرمین شریفین اور ان کے بعد بلادِ شام کا تحفظ اور ان ملکوں میں امن وامان قائم کرنے کی کوشش ایک دینی، اخلاقی اور پاکیزہ جذباتی نوعیت کا فرض ہے۔ کیونکہ رب العالمین نے بلادِ شام کو نہایت بابرکت، بہت سے گزشتہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا مرکزِ دعوت وجہاد، امام الانبیاء ﷺ کا مقام امامت واسراء، امت اسلامیہ کا قبلہ اول، حضرت مسیح علیہ السلام کا مقام نزول اور آخر زمانے کے اہل اسلام کے لیے ملجا وماویٰ مقرر فرمایا ہے۔

بلادِ شام کے اس روحانی مرکز "بیت المقدس" سے متعلق دنیائے انسانیت مختلف گوشوں میں کھڑی ہے:

[۱] اہلِ فلسطین، یہودیوں کے ظلم و ستم کی چکی میں پس رہے ہیں۔ پھر بھی مختلف گروپوں میں بٹے ہوئے ہیں، البتہ حصولِ آزادی کے لیے اپنے اپنے انداز میں تحریک چلا رہے ہیں۔

[۲] اسلامی جمہوریہ پاکستان سمیت اکثر مسلم ممالک اپنے فلسطینی بھائیوں کی ہمدردی میں غاصب اسرائیل کو تسلیم نہیں کرتے۔ اس کے علاوہ اس سے کوئی سفارتی یا تجارتی تعلق نہیں رکھتے۔

[۳] امریکہ، برطانیہ سمیت دیگر ممالک کی اکثریت اور اقوام متحدہ اسلام دشمنی کی اساس پر اسرائیل کی غلامی میں مبتلا ہیں، اور کوئی ان کے مظالم کے خلاف لب کشائی کرنے کو بھی تیار نہیں۔

[۴] کچھ ممالک اس مسئلے کو دو قوموں کا معاملہ قرار دے کر غیر جانب داری کے راستے پر گامزن ہیں۔

[۵] کچھ ممالک زبان سے اسرائیل کے خلاف نعرے لگاتے ہیں؛ لیکن ان کے عملی اقدامات اکثر وبیشتر ایسے ہیں جن کے نتائج اسرائیل اور مغربی ممالک کے حق میں اور حریت پسند مسلمانوں کے خلاف نکلتے ہیں۔

تقریباً یہی صورت حال ملک شام میں جاری کشیدگی کی بھی ہے۔ جس میں بہت سے گروہ مختلف نظریات وافکار کے ساتھ میدان عمل میں اترے ہوئے ہیں :

[۱] بشار الاسد اور اس کے غلام پوری انسانیت کے خون کی قیمت پر بھی اس ظالم کے سفاک ہاتھوں سے حکومت چھوٹتے دیکھنا گوارا نہیں کرتے، خواہ اس کی راہ میں تمام شامی مسلمانوں کا لہو بہانا پڑے۔

[۲] ملک شام میں جاری ظالمانہ نظام کے خلاف سرگرم حریت پسند گروہ آزادی وخود مختاری کے لیے جانوں کا نذرانہ لیے ظالمانِ وقت سے برسرپیکار ہیں۔

[۳] امریکہ وغیرہ موثر عالمی طاقتیں بظاہر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد کی منظوری کے انتظار میں ''منافقانہ سادگی'' کے ساتھ خاموش تماشائی بنے ہوئے ''اخلاقی'' ہمدردی کے جھوٹے دعوے پر اکتفا کر رہے ہیں۔ اور دن بدن طول پکڑتی جنگ میں اسلحہ بیچ کر خوب دولت لوٹ رہے ہیں۔

[۴] میڈیا اسلام دشمن آقاؤں کی طرف سے گرین سگنل کے انتظار میں اس اندوہناک المیے سے چشم پوشی کر رہی ہے۔ میدانِ جنگ میں آزادانہ صحافت ناممکن ہے۔ اس کے باوجود جو کچھ حقائق عالمی میڈیا کے ذریعے منظر عام پر آئے ہیں، ان سے کسی سمجھدار شخص کے لیے یہ نتیجہ نکالنا ہرگز مشکل نہیں کہ :

[۵] داعش نامی گروہ نے بظاہر ''جہاد فی سبیل اللہ'' کا جھنڈا اٹھا رکھا ہے، لیکن سنگین دہشت گردانہ اقدامات کا ارتکاب کر کے عالمی میڈیا پر پیش کر رہے ہیں۔ زمینی حقائق سے واضح ہوتا ہے کہ یہ لوگ صرف دین اسلام اور جہاد کو بدنام کرنے کے لیے عالمی سازش میں باقاعدہ شریک ہیں۔ انہوں نے ہی بشار الاسد کی گرتی ہوئی ساکھ کو سنبھالا دیا ہے۔

تلخ تاریخی حقائق کے منظر عام پر آنے کے باوجود ناداں لوگ اب بھی کشش وپنج میں پڑے ہیں۔

کوئی ان کے بعض زبانی اعلانات کو دیکھ کر انہیں مجاہد سمجھتا ہے، اور ان کے عملی اقدامات سے چشم پوشی کرتا ہے۔

اور کوئی اب بھی فیصلہ کرنے سے قاصر ہے۔

ایسے کند ذہنوں کی چشم کشائی کے لیے عالمی میڈیا سے حاصل کردہ بعض واقعات کا تسلسل پیش خدمت ہے :

4-10-2011 روس اور چین نے سلامتی کونسل میں بشار الاسد کے خلاف قرار داد ویٹو کر دیا۔

2-2-2012 سکیورٹی کونسل کے اجلاس میں شامی اپوزیشن کے خلاف ظلم بند کرانے کی قرار داد پیش کی گئی، جو بلا نتیجہ اختتام پذیر ہوا۔

16-2 اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی قرار داد منظور ہوگئی، جس میں بشار الاسد سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

26-2 شام میں آئینی ریفرنڈم ہوا، جس میں 90% عوام نے آئین میں تبدیلی کے حق میں ووٹ دیا۔

13-3 کوفی عنان نے ترکی میں شامی حکومت اور اپوزیشن لیڈروں سے مل کر جنگ بندی کا مطالبہ کیا۔

27-3 شامی حکومت نے فلاحی اداروں کو رسائی دینے کے بارے میں کوفی عنان کا منصوبہ منظور کیا۔

13-6 سکیورٹی کونسل نے کوفی کا منصوبہ نافذ کرنے میں تعاون کے لیے شام میں 300 فوجی مقرر کیے۔

16-6 شام میں مقرر کردہ فوجی واپس بلا لیے گئے، کیونکہ یہاں تشدد میں اضافہ ہوا۔

23-7 شام کی وزارت دفاع نے دھمکی دی کہ مزید بیرونی مداخلت ہوئی تو ہم کیمیاوی اور بائیولوجیکل ہتھیاروں کا بھی استعمال کریں گے۔

6-8 شامی وزیر اعظم ریاض حجاب اچانک استعفیٰ دے کر راتوں رات اردن چلا گیا۔

11-11 شام میں سویلین اپوزیشن گروپوں نے ''قومی اتحاد'' قائم کر لیا۔

25-4-2013 چک ہیگل نے اعلان کیا کہ شام میں کیمیاوی ہتھیاروں کے استعمال کے شواہد ملے ہیں۔

13-6 امریکی صدر اوباما نے بشار الاسد کی طرف سے ممنوعہ کیمیاوی ہتھیاروں کے استعمال کے جواب میں شامی مزاحمت کاروں کی '' مسلح حمایت '' کا اعلان کیا۔

21-8 بشار الاسد نے پھر کیمیاوی حملہ کر دیا۔ جس میں 300 سے زیادہ لوگوں کی ہلاک کا دعویٰ کیا گیا، جن میں سے اکثر خواتین اور بچے تھے۔

24-8 ڈاکٹرز وِدآوٹ بارڈرز نے اعلان کیا کہ 3000 سے زیادہ کیمیاوی متاثرین کو طبی سہولیات دی گئی ہیں اور 355 ہلاک ہو چکے ہیں۔

29-8 برطانوی پارلیمنٹ میں شامی اپوزیشن کے خلاف عسکری کارروائی کی مخالفت میں ووٹنگ ہوئی۔

30-8 امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ جان کیری نے اعلان کیا کہ خفیہ اطلاعات کے مطابق ان کیمیاوی حملوں میں 1424 افراد مارے گئے ہیں، جن میں 426 بچے بھی شامل تھے۔

9-9 شامی حکومت نے کیمیاوی ہتھیاروں کو روس کے حوالے کرنے پر اتفاق کیا۔

16-9 اقوام متحدہ نے رپورٹ دی: شام میں ممنوعہ کیمیاوی ہتھیار Sarin کے استعمال کے شواہد ملے ہیں۔

29-9 سلامتی کونسل کی قرارداد پر بشار نے کیمیاوی ہتھیاروں کو تلف کرنے کا مطالبہ منظور کرنے کا اعلان کیا۔

25-11 سلامتی کونسل نے کہا: 22 جنوری سے جنیوا میں حکومت اور اپوزیشن کے مابین مذاکرات ہوں گے۔

2-12 اقوام متحدہ کے کمشنر برائے حقوقِ انسانی نے کہا: شامی حکومت اپوزیشن کے خلاف شدید جنگی جرائم میں بری طرح ملوث ہے۔

20-1-2014 شامی اپوزیشن جماعتوں نے کہا کہ جنیوا مذاکرات کے لیے ایران کو باہر رکھنا نہایت ضروری ہے۔ اس پر اقوام متحدہ نے ایران کو بھیجا ہوا دعوت نامہ منسوخ کر دیا۔

22-1 جان کیری نے جنیوا میں کہا: بشار الاسد کو کسی طرح عبوری حکومت میں شامل نہیں کرنا چاہیے۔

15-2 جنیوا مذاکرات کسی واضح کامیابی کے بغیر ختم ہو گئے۔

23-2 اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے متفقہ قرارداد منظور کی کہ شام میں انسانی امداد کی رسائی یقینی بنائی جائے۔ اس قرارداد میں القاعدہ کے دہشت گردانہ حملوں کی مذمت بھی کی گئی۔

3-6 شام میں نام نہاد انتخابات ہوئے، جن میں بشار الاسد کو 88.7% ووٹ لے کر کامیاب قرار دیا گیا۔

22.23-9　امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے رقہ شہر میں داعش پر حملوں کا دعویٰ کیا۔

19-3-2015　شامی حکومت نے کیمیاوی ہتھیاروں سے مزید 6 شہری ہلاک کیے۔

15-9 روسی صدر پیوٹن نے اعلان کیا کہ ہم داعش کے خلاف شامی حکومت کی مدد کر رہے ہیں۔

30-10　وائٹ ہاؤس نے اعلان کیا: امریکہ داعش کے خلاف کرد باغیوں کی فوجی امداد کر رہا ہے۔

26-2-2016　امریکہ اور روس نے شام میں جنگ بندی کا معاہدہ کیا۔

15-3　روس نے شام سے فوج واپس بلانا شروع کر دی۔

15-9　ایک فضائی حملے میں 23 شامی فوجی ہلاک کیے گئے۔

امریکہ اور روس نے ایک دوسرے پر جنگ بندی کی مخالفت کا الزام لگایا۔

17-9　امریکی اتحادیوں نے ایک فضائی حملے میں دیر الزور ہوائی اڈے کے پاس "غلطی سے" داعش کے بجائے 62 شامی فوجی ہلاک کر دیے۔ ١٠

20-9　شامی ہلال احمر کے ایک امدادی قافلے اور سٹور پر غلطی سے حملہ ہوا، جس کی کسی نے ذمہ داری قبول نہیں کی۔ اس کے بعد اقوام متحدہ نے امدادی کارروائیاں بند کر دیں۔

23-9—15　حلب شہر میں 200 فضائی حملے ہوئے۔ جن میں 300 ہلاک، بہت سے زخمی ہوئے۔

13-12　ترکی اور روس نے جنگ بندی پر اتفاق کیا، تاکہ امدادی کارروائی جاری ہو سکے۔

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے ایمرجنسی جنگ بندی کا اعلان کیا، لیکن 24 گھنٹوں سے قبل ہی جنگ بندی ٹوٹ گئی۔ ترکی نے شامی حکومت پر معاہدے کی خلاف ورزی کا الزام لگایا۔

22-12　شام کی سرکاری میڈیا نے اعلان کیا: ہم نے حلب شہر کا مکمل کنٹرول سنبھال لیا ہے۔